Analysis of the National Commission for Human Rights (Amendment) Act, 2021

تجزیہ قومی کمیشن برائے انسانی حقوق (ترمیمی) ایکٹ 2021

بیان اغراض وجوہ:

یہ ترمیمی بل رکن پارلیمنٹ محترمہ شازیہ مری نے سینٹ میں پیش کیا ہے۔اس بل کے بیان اغراض و وجوہ میں یہ کہا گیا ہے کہ انسانی حقوق کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں اعلی اقدار کو فروغ ملتا ہے جس میں انصاف، وقار، مساوات اور عزت جیسی اقدار شامل ہیں۔ان حقوق سے ہمیں یہ طاقت ملتی ہے کہ ہم سرکاری اختیارات کے غلط استعمال کے خلاف آواز اٹھا سکیں اور اس کو چیلنج کر سکیں۔قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کے قیام کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور میں بیان کردہ انسانی حقوق کا فروغ اور تحفظ ہے۔کمیشن کے بہتر کام کے لئے چیئر پرسن، اور دیگر اراکین کی اسامیوں کا اعلان کیا گیا اور تقرری کے لئے پارلیمانی کمیٹی بھی تشکیل دی گئی۔تاہم کمیٹی کے کم اراکین کی وجہ سے تمام پارلیمانی اراکین اس کا حصہ نہیں ہیں نہ اپنی رائے دے سکتے ہیں۔لہذا بل ہذا میں یہ تجویز دی گئی ہے کہ اس پارلیمانی کمیٹی کے اراکین کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔

جائزہ دفعات:

ترمیمی دفعہ 2 کے تحت قانون ہذا کی دفعہ 4 میں ترمیم:

اس ترمیمی دفعہ کے تحت اس قانون کی دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ 3 کو حسب ذیل سے تبدیل کر دیا جائے گا:

قومی اسمبلی کے اسپیکر کی جانب سے پارلیمانی کمیٹی تشکیل دی جائے گی جس میں پارلیمنٹ موجود تعداد کی بنیاد پر 50 فی صد اراکین حکومتی بینچوں سے اور 50 فی صد اراکین حزب اختلاف کی جماعتوں سے، پارلیمنٹ میں اپنی نمائندگی کے تناسب سے اس میں شامل ہوں گے جن کو متعلقہ پارلیمانی رہنماؤں کی جانب سے نامزد کیا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ پارلیمانی کمیٹی کی کل تعداد بارہ اراکین سے زائد نہیں ہوگی اور اس یں ایک تہائی اراکین سینیٹ سے ہوں گے مزید شرط یہ ہے کہ جب قومی اسمبلی کو تحلیل کر دیا جائے گا تو پارلیمانی کمیٹی کی کل رکنیت صرف سینیٹ اراکین پر مشتمل ہوگی اور دفعہ ہذا کی تصریحات کا مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اطلاق ہوگا۔

جبکہ اس قانون کی اصل دفعہ کچھ یوں ہے جس کو تبدیل کیا جا رہا ہے
قومی اسمبلی کے اسپیکر کی جانب سے قائم کردہ پارلیمانی کمیٹی درج ذیل 4 ممبران پر مشتمل ہوگی۔الف۔دو ممبران سینٹ سے ، ب)دو ممبران قومی اسمبلی سے۔ شرط یہ ہے کہ جب قومی اسمبلی کو تحلیل کر دیا جائے گا تو پارلیمانی کمیٹی کی کل رکنیت صرف سینیٹ اراکین پر مشتمل ہوگی اور دفعہ ہذا کی تصریحات کا مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اطلاق ہوگا۔مزید شرط یہ ہے کہ پارلیمانی کمیٹی کے چار ارکان میں سے 2 ارکان حکومتی بینچوں سے اور 2 ارکان حزب اختلاف کی جاعتوں سے اس میں شامل ہوں گے جن کو متعلقہ پارلیمانی رہنماؤں قائد ایوان اور حزب اختلاف کی جانب سے نامزد کیا جائے گا۔

مزید پڑھیئے https://senate.gov.pk/uploads/documents/1358919417_548.pdf

تبصرہ؛

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کا قیام آئین پاکستان میں بیان کردہ انسانی حقوق کے فروغ اور تحفظ کے لئے نہایت ضروری تھا۔اس مقصد کے لئے قومی کمیشن برائے انسانی حقوق ایکٹ 2012 منظور کیا گیا تھا۔مزید پڑھیئے

https://senate.gov.pk/uploads/documents/1358919417_548.pdf

اس قانون کی دفعہ 4 کے تحت کمیشن کے چیئر پرسن اور دیگر اراکین کا تقرر ایک پارلیمانی کمیٹی کرے گی۔تا کہ کمیشن کی نمائندگی غیر جانبدار ہاتھوں میں ہو۔تاہم اب اس بل کے ذریعے یہ مطالبہ سامنے آیا ہے کہ اس پارلیمانی کمیٹی (جو کہ کمیشن کے ارکین کا صرف تقرر کرے گی) میں اضافہ کر دیا جائے۔یاد رہے کہ اس وقت پارلیمانی کمیٹی کے چار ارکان ہیں،ان میں دو ارکان سینیٹرز ہیں جبکہ دو ممبر قومی اسمبلی سے ہیں۔ دو کا تعلق PTI سے،ایک کا PML-N اور ایک ممبر کا تعلق PPPP سے ہے۔گویا پارلیمانی کمیٹی میں 50 فی صد نمائندگی حکومتی بنچوں اور 50 فی صد اپوزیشن بنچوں سے ہے۔ مزید پڑھیئے http://www.na.gov.pk/en/cmen.php?comm=NzU=

اب اگر ہم اس ترمیمی بل کا جائزہ لیں تو اس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس پارلیمانی کمیٹی کے اراکین کی تعداد میں اضافہ کر کے بارہ کر دی جائے۔جس میں پارلیمنٹ موجود تعداد کی بنیاد پر 50 فی صد اراکین حکومتی بینچوں سے اور 50 فی صد اراکین حزب اختلاف کی جماعتوں سے اس میں شامل ہوں گے۔اس بل کے بیان اغراض ووجوہ میں اس بل کا یہ مقصد بیان کیا گیا ہے کہ کمیٹی کے ارکان کی کم تعداد کی وجہ سے تمام پارلیمانی فریقین کمیٹی کا حصہ نہیں ہو سکتے اس طرح وہ اہم معاملہ پر اپنی رائے دینے سے قاصر ہوتے ہیں۔مزید یہ بھی کہا گیا کمیٹی کے ارکان کی تعداد میں اس لئے بھی اضافہ کیا جائے کہ ہر پارلیمانی جماعت اس اہم معاملہ پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکے اور ملک میں انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے اپنا کردار ادا کر سکے۔یاد رہے کہ اس وقت قومی اسمبلی میں پاکستان تحریک انصاف (PTI) کی کل نشستیں 156، پاکستان مسلم لیگ (نون)(PML-N) کی 83، پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین (PPPP) 56، متحدہ مجلس عمل پاکستان (MMAP)15، پاکستان مسلم لیگ کی 5، متحدہ قومی موومنٹ پاکستان (MQMP) کی 7، Grand Democratic Alliance (GDA) کی 3، بلوچستان عوامی پارٹی (BAP) کی 5، بلوچستان نیشنل پارٹی (BNP) کی 4 ، اور عوامی مسلم لیگ پاکستان

(AMLP) عوامی نیشنل پارٹی(ANP)، جمہوری وطن پارٹی(JWP) وغیرہ کی ایک ایک سیٹ ہے۔اور تقریبا اس تناسب سے ان پارٹیوں کی نمائندگی ایوان بالا یعنی سینٹ میں ہے۔مزید پڑھئے http://na.gov.pk/en/members_listing.php?party=121

جبکہ قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کے اراکین کے تقرر کے لئے زیر بحث پارلیمانی کمیٹی میں اس وقت تین پارٹیوں کی نمائندگی ہے۔جبکہ پارلیمنٹ میں کل 12 مختلف جماعتوں کی نمائندگی ہے۔اس لئے ان جماعتوں کو نمائندگی دینے کے لئے اس کمیٹی کے ارکان کی تعداد میں اضافے کی تجویز دی جارہی ہے۔مزید یہ کہ اس بل کے اغراض و بیان میں قومی کمیشن برائے نسوان کی اسی نوعیت کی کمیٹی کی مثال دی گئی ہے۔یاد رہے کہ قومی کمیشن برائے نسوان (NCSW) کے ممبران کے تقرر کے لئے جو پارلیمانی کمیٹی قائم ہے اس کے ارکان کی تعداد بارہ ہے۔ مزید پڑھیئے ۔ http://www.na.gov.pk/en/cmen.php?comm=Nzc=

اس کے ساتھ ساتھ اس ترمیم کے ذریعے پارلیمانی کمیٹی میں سینٹ کی نمائندگی ایک تہائی کی جارہی ہے۔جبکہ اصل قانون میں دونون ایوانوں کی نمائندگی برابر تھی۔بغور دیکھا جائے تو اپنی نوعیت کے اعتبار سے بھی یہ ترمیم مبہم ہے کیونکہ اس وقت پارلیمانی کمیٹی میں دونوں ایوانوں میں موجود حکومتی اور اپوزیشن دونوں بنچوں کو برابری کی بنیاد پر نمائندگی حاصل ہے۔خود اس ترمیمی بل کو تجویز کرنے والی ممبر شازیہ مری کی پارٹی کو بھی اس کمیٹی میں نمائندگی حاصل ہے۔تو اس ترمیم سے کیا فوائد حاصل ہونگے سوائے اس کے کہ ممبران پارلیمنٹ کو مزید تنخواہ اور مراعات ملے گی۔کیونکہ دونوں ایوانوں میں اس وقت 12 سے 13 پارٹیوں کو نمائندگی حاصل ہے۔کچھ جماعتیں تو ایسی بھی ہیں جن کے صرف ایک یا دو ممبر ہیں۔اب اگر ہر جماعت کو اس پارلیمانی کمیٹی میں نمائندگی دینے کی بات کی جائے تو گویا ان جماعتوں کے ایک ایک ممبر کو بھی اس کمیٹی کا حصہ بنایا جائے گا۔جن جماعتوں کو عوام نے خود پارلیمنٹ میں بھرپور نمائندگی نہیں دی۔ان کے اس کمیٹی میں شامل ہونے سے عوام کا کیا فائدہ ہوگا؟

بظاہر اس ترمیم میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ پارلیمانی کمیٹی میں دونوں ایوانوں کی تمام جماعتوں کی نمائندگی موجود ہو۔کیونکہ اس طرح اپنے اپنے اراکین کے زریعے تمام جماعتیں کمیشن کے لئے غیر جانب دار اور اہل اراکین کا تقرر کرسکیں گی اور اپنے موقف کو سامنے لاسکے گی۔تاہم یہ واضح نہیں ہے کہ اس ترمیم سے انسانی حقوق کا کیا فائدہ ہوگا۔کیا پارلیمانی اراکین کی زیادہ تعداد سے پاکستان میں انسانی حقوق کا زیادہ تحفظ ہوسکے گا یا یا انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کم ہوسکے گی۔کیونکہ قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2019 اور سال 2020 کے مطابق پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور کمزور طبقات یعنی بچوں،عورتوں اور ناداروں کے خلاف تشدد میں اضافہ ہوگیا ہے۔مزید پڑھئے

http://hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/website-version-HRCP-AR-2020-5-8-21_removed.pdf

http://hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2020-State-of-human-rights-in-2019-UR.pdf

لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ پارلیمانی کمیٹی کے ارکان کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ ساتھ اس پارلیمانی کمیٹی کی کارکردگی میں اضافہ کیا جائے۔تاکہ قومی کمیشن کے لئے ایسے اہل افراد کا تقرر کیا جاسکے۔جو اس قومی کمیشن کے لئے بہترین کام کرسکے۔اور ملک میں انسانی حقوق

کی صورتحال بہتر ہو سکے۔اس وقت پارلیمنٹ میں پہلے ہی کئی کمیٹیاں قائم ہیں جن میں اراکین پارلیمنٹ کا جمع غفیر ہے۔ان اراکین پارلیمنٹ کی تنخواہ ومراعات بھی ایک عام پاکستانی مزدور کی ماہانہ انکم سے کہیں زیادہ ہے۔لہذا ہماری تجویز یہ ہے کہ تعداد سے زیادہ معیار پر توجہ دی جائے اور کمیٹیوں میں اراکین کی تعداد کے ساتھ ساتھ ان کی کارکردگی کا بڑھانے کے لیے قانون سازی کی جائے۔

References:

https://senate.gov.pk/uploads/documents/1358919417_548.pdf

http://www.na.gov.pk/en/cmen.php?comm=NzU=

http://www.na.gov.pk/en/cmen.php?comm=Nzc=

http://hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/website-version-HRCP-AR-2020-5-8-21_removed.pdf

http://hrcp-web.org/hrcpweb/wp-content/uploads/2020/09/2020-State-of-human-rights-in-2019-UR.pdf

Women Islamic Lawyers' Forum (WIL Forum) Karachi.

Research Department Team:

Advocate Talat Yasmeen

Advocate Afshan Saleem

Advocate Rahila Khan